حضرت مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ایک مسئلہ پوچھنا ہے، وہ یہ ہے کہ کبھی ہمارے پاس بیلنس نہیں ہوتا اور ضروری کال کرنی ہوتی ہے یا ایس ایم ایس کرنا ہوتا ہے، اس کے لیے ہم کمپنی سے لون لے لیتے ہیں، اور جب ہم بیلنس کرواتے ہیں تو کمپنی والوں نے جو لون دیا ہوتا ہے، وہ اور کچھ ٹیکس کاٹ لیتے ہیں۔ اس طرح ہم نے جو قرض لیا ہوتا ہے، اس سے زیادہ پیسے دینے پڑتے ہیں۔ اس طرح کمپنی سے اڈوانس لینا جائز ہے یا نہیں۔ کہیں یہ سود تو نہیں ہے؟

محمد فہیم کمن بھٹہ

Faheem khan@gmail.com

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

موبائل سروس فراہم کرنے والی سم (sim) کمپنیوں کا جو معاملہ بذریعہ سم گاہکوں (customers) سے ہوتا ہے، وہ شرعاً اجارہ ہے یعنی گاہک ان کمپنیوں کو براہِ راست یا ان کے ڈیلرز کو رقم ادا کرکے بات کرنے، پیغام (message) بھیجنے یا انٹرنیٹ استعمال کرنے وغیرہ کی سہولت حاصل کرتا ہے۔ اب یہ سہولت حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں: یا تو گاہک پہلے پیسے ادا کرکے سہولت حاصل کرتا ہے یا پہلے سہولت حاصل کرلیتا ہے اور بعد میں رقم ادا کرتا ہے۔ اس دوسری صورت کو کمپنی والے قرض (loan) سے تعبیر کرتے ہیں اور عوام بھی اسے قرض سمجھتی ہے جو کہ شرعاً قرض نہیں بلکہ اجارہ بہ اجرت مؤجلہ ہے یعنی سہولت پہلے حاصل کرلی جاتی ہے اور رقم بعد میں ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا دوسری صورت میں کمپنی جو ایک خاص رقم زیادہ وصول کرتی ہے، وہ آپ کو پہلے سہولت فراہم کرنے کی اجرت ہے، جس کا لینا اور دینا شرعاً جائز ہے۔

(ماخوذ از تبویب: 35/84)

کما فی المحیط البرهانی (88/83/9)

يجب ان يعلم بان الاجرة و المنفعة معلومتين لان جهالتهما تفضي الى المنازعة. و اما بيان شرائطها فنقول يجب ان تكون الأجرة معلومة، والعمل إن وردت الإجارة على العمل؛ والمنفعة إن وردت الإجارة على المنفعة، وهذا لأن الأجرة معقود به والعمل أو المنفعة معقود عليه، وإعلام المعقود به وإعلام المعقود عليه شرط تحرزاً عن المنازعة كما في باب البيع، وإعلام المنفعة ببيان الوقت، وهو الأجل أو بيان المسافة.

Scanned by CamScanner

وفی بدائع الصنائع (62/4)

فجملة الكلام فيه أن عقد الإجارة لا يخلو أما إن شرط فيه تعجيل البدل أو تأجيله وأما إن كان مطلقا عن شرط التعجيل والتأجيل فإن شرط فيه تعجيل البدل فعلى المستأجر تعجيلها والإبتداء بتسليمها سواء كان ما وقع عليه الإجارة شيئا ينتفع بعينه كالدار والدابة وعبد الخدمة أو كان صانعا أو عاملا ينتفع بصنعته أو عمله كالخياط والقصار والصياغ والإسكاف لأنهما لما شرطا تعجيل البدل لزم اعتبار شرطهما لقوله ﷺ المسلمون عند شروطهم....... وإن شرط فيه تأجيل الأجرة يبتدأ بتسليم المستأجر وإيفاء العمل وإنما يجب بتسليم البدل عند انقضاء الأجل لأن الأصل في الشروط اعتبارها للحديث الذي روينا.

وفی رد المحتار (161/5)

لا يصح القرض في غير المثلي لأن القرض إعارة ابتداء حتى صح بلفظها معاوضة انتهاء لأنه لا يمكن به إلا باستهلاك عينه فيستلزم إيجاب المثلي في الذمة وهذا لا يتأتى في غير المثلي.

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ

23 جمادی الثانی 1437ھ

2/4/2016

الجواب صحیح

محمد مفیض الرحمٰن چاٹگامی

۲۳ / ۶ / ۱۴۳۷ھ

واللہ اعلم بالصواب

احمد حسن غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

23 جمادی الثانی 1437ھ

2/4/2016

Scanned by CamScanner